احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
جولائی 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴[illegible]

جلد 45 - 80 نمبر 146 | اتوار - صفر 1416ھ - 2 وفا 1374ھش - 2 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تدبیر دعا کیلئے بطور نتیجہ ضروریہ کے ہے

تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پاکر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس قدر ایمان کامل ہوتا ہے۔ اسی قدر اسباب سے نفرت ہوتی جاتی ہے۔ حقیقت میں دیکھا گیا ہے کہ دنیا بڑے دھوکے میں پڑی ہوئی ہے۔ جن باتوں کو اپنی ترقی کے ذرائع سمجھ بیٹھی ہے۔ اصل میں وہی ذلت کا موجب ہوتی ہے۔ دنیاوی عزت بڑھانے اور عروج و مالداری حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کے فریب و دجل اور دھوکے استعمال کرتے ہیں اور طرح طرح کی بے ایمانیوں سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ انہیں مکاریوں کو اپنی مرادوں کا ذریعہ سمجھے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑے فخر سے اپنی کامیابیوں کا دوستوں میں ذکر کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی یہی تعلیم دیتے ہیں لیکن اگر نظر انصاف اور معرفت سے دیکھا جاوے تو ان کے یہ طریق کوئی راحت نہیں بخشتے۔ جب پوچھو تو شاکی اور نالاں ہی نظر آتے ہیں اور کبھی راحت اور طمانیت ان کے حال سے ظاہر نہیں ہوتی۔ طمانیت کی رؤیت بجز فضل خدا کے نہیں ہوتی۔ جب تک انسان اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان نہیں رکھتا اور اس کے وعدوں پر سچا یقین نہیں کرتا اور ہر ایک مقصود کا دینے والا اسی کو نہیں سمجھتا اور کامل اصلاح اور تقویٰ اختیار نہیں کر لیتا تو اس وقت تک وہ حقیقی راحت دستیاب نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۰)

اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مورخہ 3 جولائی تا 3 اگست فری کوچنگ کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جس میں 8th اور 10th کلاسز کے طلباء کو بورڈ کے امتحانی نقطہ نظر سے تیاری کروائی جائے گی۔

کلاس سے استفادہ کے خواہش مند طلباء 2 جولائی تک دفتر مقامی میں اپنے زعیم کی تصدیق کے ہمراہ رابطہ قائم فرمائیں۔

مہتمم مقامی
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

نمایاں کامیابی

○ مکرم انیس احمد صاحب ابن مکرم اسد اللہ خان صاحب حلقہ بیت الحمد کوئٹہ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم فل فارماسیوٹیکل کیمسٹری کے امتحان میں ۶۳۲ نمبر لیکر یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز انیس احمد بلوچستان کا پہلا طالب علم ہے جس نے اس مضمون میں ایم فل کیا ہے۔ عزیز انیس احمد خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب (وفات یافتہ) کا پوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۵-۶-۸ کو مکرم سید سعید الحسن صاحب مربیؒ سلسلہ راولپنڈی کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ازراہ شفقت حضرت صاحب نے سلیم رضا عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب گجر سابق معلم وقف جدید کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

نکاح

○ مکرمہ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم شیخ حبیب الرحمان صاحب گڑھی شاہو لاہور کا نکاح مکرم وسیم احمد صاحب ابن جمیل احمد صاحب بٹ آف سعید پارک لاہور (حال جرمنی) کے ہمراہ بارہ ہزار جرمن مارک حق مہر پر مورخہ ۹۵-۶-۱۶ کو مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ نے دار الذکر لاہور میں پڑھا۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

اپنی نسلوں پر رحم کریں بھرپور کوشش اور دعاؤں سے تربیت کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اپنی زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو آپ کی اولاد پر بھی وہ یاد اثر انداز ہو گی اور آپ کو اچھی تربیت کی توفیق ملے گی اور پھر آپ کے مرنے کے بعد بھی یہ دعائیں کام آئیں گی۔ اب یہ جو کل کا مضمون ہے وہ اس دائرے میں آکر اس طرح مکمل ہوتا ہے جب تک آپ زندہ ہیں اس وقت تو کل کی فکر کر سکتے ہیں مگر خدا نے آپ کو متنبہ کیا ہے کہ کل کے اس انجام سے بھی جو قیامت تک جاری و ساری ہے۔ اس کل سے بھی متنبہ کیا ہے جو آپ کے مرنے کے بعد پھر کسی وقت آئے گا۔ تو اس کل کے نگران آپ ہو کیسے سکتے ہیں محض اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے۔ ایک ہی رستہ ہے کہ اس ذات سے تعلق قائم کریں جس پر کوئی فنا نہیں ہے جو آج کا بھی مالک ہے اور کل کا بھی مالک ہے۔ اس دنیا کے کل پر بھی اس کا قبضہ ہے اور اُس دنیا کے کل پر بھی اس کا قبضہ ہے۔

وہ دعائیں، وہ نہ نظر آنے والے رکھے بن جائیں گے جو آئندہ آپ کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو ہمیشہ سنبھالتے چلے جائیں گے۔ حضرت اماں جان (-) نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے وصال کے بعد جو سب سے پہلی بات اپنی اولاد کو اکٹھا کر کے کہی تھی بڑی قیمتی بات ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ کس طرح آپ کو۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اور آپ کی دعاؤں پر گہرا ایمان (-) تھا جب (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا وصال ہوا تو ظاہری طور پر

باقی صفحہ ۷ پر

تدبیر دعا کیلئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کیلئے بطور محرک اور جاذب کے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت اڑھائی روپیہ

2- وفا 1374 ھش — 2 - جولائی 1995ء

غصہ کا درست استعمال

طبیعت کا غصیلی ہونا اور بات ہے اور غصہ آنا اور بات ہے - جس شخص کی طبیعت غصیلی ہوتی ہے وہ غصے سے مغلوب ہو جاتا ہے اور جو کچھ اسے نہیں کہنا چاہئے وہ بھی کہہ دیتا ہے - اور بعض اوقات جو کچھ اسے نہیں کرنا چاہئے وہ بھی کر گذرتا ہے - یعنی اسے اپنے غصے پر ضبط نہیں ہوتا - بولتا ہے اور اونچی آواز سے بولتا ہے - اور زیادہ بااخلاق نہ ہو تو گالم گلوچ پر بھی آجاتا ہے - یہ تو ہے طبیعت کا غصیلی ہونا - لیکن غصے کا آنا اس سے بالکل مختلف ہے -

اگر غور کریں تو ہم خوب سمجھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کو غصہ آتا ہے اور وہ اسے ضبط کرتا ہے - اور ایک شخص کو یوں لگتا ہے کہ غصہ آتا ہی نہیں - جسے غصہ آتا ہے اور وہ ضبط کرتا ہے - وہ نہایت بااخلاق انسان ہے یہ بھی ایک اخلاقی خوبی ہے کہ انسان کو غصہ آئے - اور اس غصے کا غلط طریق پر اظہار نہ کرے - غلط طریق سے مراد یہ ہے کہ اسے خود بھی نقصان ہو اور دوسروں کا بھی دل دکھائے - لیکن جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسے غصہ آتا ہی نہیں اس کی بات ٹھیک بھی ہو سکتی ہے - اور غلط بھی - جس بات پر غصہ آنا چاہئے اس پر بھی اگر غصہ نہ آئے تو عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ بڑا بے غیرت ہے - اس بات پر تو اسے غصہ آنا چاہئے تھا - لیکن غصہ نہیں آیا - یا یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ اس کی طبیعت میں غصہ کا مادہ تو پیدا ہو لیکن وہ اظہار نہ کرے -

یہ ساری باتیں غصے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ہم عام طور پر یہ کہہ دینے کے عادی ہیں کہ غصہ نہ کیا کرو - غصہ کرنا اور بات ہے اور غصہ کا آنا اور بات ہے - غصہ تو آئے گا جب انسان غلط بات سنے گا' غلط کام ہوتا دیکھے گا - تو یقیناً اسے غصہ آئے گا - لیکن غصہ کرنا' جب ہم یہ کہتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس غصہ کا اظہار کر دیا گیا ہے اور اظہار بھی غالباً ناواجب طریق پر - حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ ہر انسان کو غصہ آسکتا ہے اور یہ ایک فطری طاقت ہے - اور ہر فطری طاقت کے صحیح استعمال کو اخلاق کہا جا سکتا ہے تو ہمیں غصہ آئے گا بھی - ہم اس کا غلط طریق پر اظہار بھی نہیں کریں گے - نہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائیں گے نہ کسی اور کا دل دکھائیں گے -

آج کل ویسے ایک اور بات بھی چل نکلی ہے انسان غصہ کرتا ہے غصے کا اظہار کرتا ہے اور دوسروں پر برس پڑتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسے بلڈ پریشر ہے - نہیں معلوم بلڈ پریشر ہے یا وہ اپنے غصے کو ضبط نہیں کر سکتا - پس یہ بات ہمیں اچھی طرح نوٹ کر لینی چاہئے کہ غصہ ایک فطری طاقت ہے - ہر بری بات کو دیکھ کر غصہ آنا چاہئے - لیکن اس غصے کو اگر صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ ایک اخلاقی خوبی بن جاتی ہے - پس آئیے ہم اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ غصہ آئے تو اس کا صحیح استعمال کیا جائے - اور اسے ایک اعلیٰ اخلاق میں بدل دیا جائے -

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے -

اپنی نفی میں اپنی بقا کا جواز ہے
سمجھے کوئی تو رازوں کا یہ ایک راز ہے
چاہے تو اس کو ایک حقیقت کا رُوپ دے
ورنہ یہ زندگی تو فقط اک مجاز ہے

ابو الاقبال

○

کون؟ کس شخص کی آواز؟ اشارہ کس کا
قلب و جاں ڈھونڈ کے لائے ہیں سہارا کس کا

آگ انڈیلیں گے مرے جام میں میرے ہمدرد
وہ جو خود پیتے ہیں اس پر ہے اجارہ کس کا

غیر تو غیر ہیں اپنے بھی جو کام آ نہ سکا
وہ خدا کس کا ہے بتلاؤ خدارا کس کا

پوچھتے پھرتے ہیں نادانِ محبت کے نقیب
یہ نظر کس کی ہے اور ہے یہ نظارہ کس کا

بند ٹوٹے گا تو بہہ جائے گی ہر چیز نسیم
پھر بھلا لہر ہے کس شخص کی' دھارا کس کا

۱۹۸۵ء نسیم سیفی

○

ہونٹ جب سی دیئے مصلحت نے سبھی سچ کی بولو کہاں سے صدا آئیگی
نشہ ہے جاگتی آنکھ میں نیند کا سب پہ غفلت کی مستی سی چھا جائے گی

آندھیوں میں تجھے جس نے دی تھی اماں کیا اجاڑے گا ظالم وہی گلستاں
اپنی کشتی میں سوراخ جس نے کیا کوئی طاقت نہ اس کو بچا پائے گی.

اے وطن! تیری مٹی کی ہم کو قسم نفرتوں کی گرائیں گے دیوار ہم
کھیت ہونگے وفا کے چمن در چمن ان کی خوشبو بہت دور تک جائیگی

دور منزل نہیں' اب زیادہ نہیں' راستے میں کہیں بیٹھ جانا نہیں
اے میرے ہم سفر اک ذرا صبر کر' تیرے کانوں میں بانگ درا آئیگی

انور ندیم علوی

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ - وہ بڑی مراد ہے - اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو - عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو - موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے - ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو - نماز پڑھو - نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے -

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متن مکرم ملک محمد سلیم شاہد صاحب کی کتاب "منصف اعظم" سے لیا گیا (ادارہ)

مدینہ کا آئین

اس آئین کے تحت رسول کریم ﷺ مدینہ اور اس کے ملحقہ علاقوں اور قبائل کے چیف جسٹس اور سربراہ اعلیٰ تسلیم کر لئے گئے- دعویٰ نبوت کے قریباً (تیرہ سال) گزرنے کے بعد آپؐ نے یہ معاہدہ اوس و خزرج کے مسلمان لیڈروں سے کیا- یہ دنیا کا پہلا تحریری دستور ہے- اس کی اہم شقیں احادیث کی کتب میں موجود ہیں- ابن ہشام نے اسے مکمل اور اصلی شکل میں محفوظ کر دیا ہے- یہ دستور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے- اس کی پہلی شق یہ ہے-

۱۱- یہ آئین محمد النبی کی طرف سے ہے- یہ قریش اور یثرب کے مومنوں اور مسلمانوں کے درمیان ہے اور جو ان کی پیروی کریں- ان سے مل جائیں ان سے مل کر جہاد کریں- اس دستور کی دوسری تا گیارھویں شقیں اس امر پر مشتمل ہیں کہ مدینہ کے تمام قبائل- قریش کے مہاجرین کی طرح اپنے سابقہ طریق کے مطابق انصاف سے خون بہا ادا کریں گے شق نمبر۱۲ تا آخری شق نمبر۵۰ کا ترجمہ یہ ہے-

۱۲- مومن اپنے کسی مقروض کو بے سہارا نہیں چھوڑیں گے- بلکہ معروف طریقے سے فدیہ اور خون بہا میں اس کی مدد کریں گے-

۱۳- کوئی مومن کسی دوسرے مومن کے آزاد کردہ غلام کو اس کے خلاف اپنا حلیف نہیں بنائے گا-

۱۴- مومن متقی اپنے میں سے ہر اس شخص کے خلاف ہوں گے جو بغاوت کرے گا یا جو مومنوں کے درمیان ظلم یا غداری یا دشمنی یا فساد کرے گا- ایسے شخص کے خلاف مومنوں کے ہاتھ ایک ساتھ اٹھیں گے- خواہ وہ ان میں سے کسی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو-

۱۵- کوئی مومن کسی دوسرے مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کرے گا- اور نہ مومن کے خلاف وہ کسی کافر کی مدد کرے گا-

۱۶- اللہ کا ذمہ ایک ہے- چھوٹے سے چھوٹا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے- مومن دوسرے کے خلاف ایک دوسرے کے مددگار ہوں گے-

۱۷- یہودیوں میں سے جو بھی ہماری پیروی کرے گا اسے مدد اور مساوات حاصل رہے گی- جب تک اس سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے' نہ وہ ان کے خلاف دوسروں کی مدد کرے گا-

۱۸- مومنوں کی صلح ایک ہوگی- خدا کی راہ میں دوران جنگ کوئی مومن دوسرے مومن سے الگ صلح نہیں کرے گا-

۱۹- جو غازی ہمارے ساتھ شریک جہاد ہوں گے ایک دوسرے کے پشت پناہ ہوں گے-

۲۰- مومنین ایک دوسرے کا بدلہ لیں گے- جو اللہ کی راہ میں خون بہانے پر انہیں پہنچے گا- مومن متقی بہترین' مضبوط ہدایت پر ہیں-

۲۱- کوئی مشرک قریش کو جان و مال کی پناہ نہیں دے گا اور نہ کسی مومن کے خلاف اس طرح کے کسی معاملہ میں دخل دے گا-

۲۲- جو شخص کسی مومن کو ناحق قتل کرے گا- گواہی موجود ہوگی تو اس سے قصاص لیا جائے گا- بجز اس کے کہ مقتول کا وارث دیت پر رضامند ہو جائے مومنوں کی ساری طاقت قاتل کے خلاف ہوگی ان کے لئے سوائے حد جاری کرنے کے کچھ جائز نہ ہوگا-

۲۳- کسی مومن کے لئے جو اس آئین کا اقرار کر چکا ہو اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لا چکا ہو ناجائز ہوگا کہ وہ کسی فسادی کی مدد کرے یا اسے پناہ دے- جو اس کی مدد کرے گا یا اسے پناہ دے گا تو وہ بروز قیامت اللہ کی لعنت اور اس کے غضب کے نیچے ہوگا اور اس سے کوئی فدیہ یا بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا-

۲۴- جب بھی تمہارے درمیان کوئی اختلاف کسی بات میں پیدا ہو تو اسے خدا اور مصطفیٰؐ کی بارگاہ میں پیش کرنا ہوگا-

۲۵- یہود' مومنوں کے ساتھ مل کر جنگ کے اخراجات برداشت کریں گے-

۲۶- بنو عوف کے یہود' مومنوں کے ساتھ ایک امت ہوں گے یہود کا اپنا دین ہوگا اور مسلمان کا اپنا- اس میں ان کے دوست اور وہ خود شامل ہوں گے- سوائے اس کے جو ظلم اور غداری کرے گا وہ اپنے آپ اور اپنے خاندان کے علاوہ کسی کو ہلاکت میں نہیں ڈالے گا-

۲۷- تا شق نمبر۳۴ میں یہ امر بیان ہوا ہے کہ تمام یہودی قبائل کے لئے وہی شرائط ہوں گی جو بنو عوف کے یہودیوں کے لئے ہیں اور یہ کہ وفا شعاری اختیار کی جائے نہ کہ غداری-

۳۵- ثعلبہ کے موالی انہی کی حیثیت میں سمجھے جائیں گے

۳۶- یہود کے خاص دوست انہی کی حیثیت میں سمجھے جائیں گے-

۳۷- (I) ان میں سے کوئی بھی محمدؐ کی اجازت کے بغیر جنگ نہیں کرے گا-

(II) کسی کو زخم کا بدلہ لینے سے نہیں روکا جائے گا-

۳۸- (I) اگر کوئی کسی کی لاعلمی میں خون بہائے گا تو وہ خود کو اور اپنے خاندان کو ہلاکت میں ڈالے گا سوائے اس کے جو مظلوم ہو-

(II) اللہ اس (آئین) کے صحیح ترین مندرجات کا نگران ہے-

۳۹- (I) یہود کے ذمہ ان کے اخراجات ہوں گے اور مسلمانوں کے ذمہ اپنے-

(II) اس دستور والوں کے خلاف جو لڑے گا وہ اس کے خلاف ایک دوسرے کے حمایتی ہوں گے-

(III) وہ ایک دوسرے کی بھلائی کریں گے اور آپس میں مشورہ کریں گے-

(IV) وفا کو اختیار کیا جائے نہ کہ غداری کو-

(V) کوئی آدمی اپنے حلیف سے غداری نہیں کرے گا-

(VI) مظلوم کی بہر صورت مدد کی جائے گی-

۴۰- یہود' مومنوں کے ساتھ مل کر مصارف جنگ برداشت کریں گے' جب تک دشمن کے خلاف مصروف جنگ رہیں گے-

۴۱- یثرب (مدینہ منورہ) اس میثاق والوں کے لئے بطور حرم کے ہوگا-

۴۲- پناہ گیر پناہ دینے والے کی طرح ہوگا- نہ کوئی اسے تکلیف پہنچائے گا اور نہ وہ غداری کرے گا-

۴۳- کسی عورت کو اس کے خاندان کی اجازت کے بغیر پناہ نہیں دی جائے گی-

۴۴- (i) جب کبھی اس معاہدہ والوں کے درمیان کوئی وقوعہ ہو یا کوئی جھگڑا ہو جس سے فساد ہونے کا خطرہ ہو تو اسے خدا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جانا ہوگا-

(ii) اللہ اس صحیفہ کے مندرجات کا حافظ و ناصر ہے-

۴۵- نہ قریش کو پناہ دی جائے گی اور نہ ان کو جو قریش کی مدد کریں گے-

۴۶- وہ یثرب پر حملہ آوروں کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کریں گے-

۴۷- جب انہیں کسی صلح میں شمولیت یا اس کی پابندی کے لئے بلایا جائے گا تو وہ اس میں شامل ہوں گے اور اس کی پابندی کریں گے اور جب وہ ایسے ہی کام کے لئے بلائیں گے تو یہ پابندی مومنوں پر بھی اسی طرح ضروری ہوگی سوائے اس کے جو آدمی دین کے لئے جنگ کرے-

۴۸- ہر فریق اپنے حصہ کا ذمہ دار ہوگا جو اس کی طرف ہوگا-

۴۹- (i) اوس کے یہود ان کے موالی اور خود ان کے واسطے وہی شرائط ہوں گی جو اس میثاق والوں کے لئے ہیں اس صحیفہ والوں کے ساتھ مکمل وفا کی شرط کے ساتھ-

(ii) وفا شعاری اختیار کی جائے نہ کہ غداری-

(iii) کمانے والا اپنی کمائی کا ذمہ دار ہے-

(iv) خدا اس دستور کے صحیح ترین مشمولات کا نگران ہے-

۵۰- (i) یہ آئین' کسی ظالم اور غدار کے کام نہ آئے گا- جو کوئی باہر نکلے گا امن کا حقدار ہوگا- جو کوئی گھر میں رہے گا وہ بھی مدینہ میں امن کا حقدار ہوگا سوائے ظالم اور غدار کے-

(ii) اللہ ان کا محافظ ہے جو باوفا اور متقی ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں-

---

شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بیان فرمایا کہ

"ایک مخلص مہمان باہر سے یہاں آئے ہوئے تھے- وہ اب بھی یہاں ہی ہیں- انہوں نے ایک مرتبہ لنگر کے ایک ملازم کے ساتھ سختی کی- تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا- وہ ہمارا نمائندہ ہے اس کے ساتھ سختی گویا ہمارے ساتھ سختی ہے-"

مرزا عزیز احمد صاحب ایم- اے- نے بیان کیا:-

۱۹۰۷ء میں کالج کے طلباء نے انگریز پروفیسران کے خلاف ایک سٹرائیک کی- جس میں میں بھی شامل ہو گیا- مگر دوسرے احمدی طلباء مولوی محمد دین صاحب' صوفی غلام محمد صاحب اس میں شامل نہ ہوئے- اس بنا پر حضرت صاحب نے مجھے جماعت سے خارج کر دیا- میں تو خاموش رہا- مگر حضرت والد صاحب نے خود مجھے ایک معافی نامہ تحریر کر کے بھیجا اور لکھا کہ میں اس کی نقل کر کے اور اوپر دستخط کر کے فوراً بلا تاخیر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں ارسال کر دوں- چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا جس پر میری معافی کا اعلان ہو گیا-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۷- مئی ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں-

"میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرتا رہوں- سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص ہماری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ میں کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت (-) ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجہ سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے- اس کے احسان کے ہم شکر گزار نہ ہوں اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے- اور حدیث میں بھی ہے کہ جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا-"

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ:-

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف:

دعائے مستجاب

حال ہی میں شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے ایک کتاب "دعائے مستجاب" جو مولانا عبدالباسط شاہد کی مرتبہ ہے' شائع کی ہے- اس کے پیش لفظ میں سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کہتی ہیں:

"دعا کے مضمون پر یہ ایک حسین مجموعہ ہے- اللہ تعالیٰ مربی صاحب کو جزائے خیرے سے نوازے اور قارئین کو صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-" ہم اس کتاب کی افادیت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے اس کے اقتباسات الفضل میں شائع کرتے رہیں گے- دعا کی حقیقت کے متعلق لکھا ہے:-

دعا کی حقیقت و فلسفہ سمجھاتے ہوئے (حضرت صاحب) بعض بہت پیاری مثالوں کے ذریعہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب ایمان کی نیت اور اس کے ارادے کو دیکھتا ہے یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی ظاہری حالت کیا ہے- اور اس کے منہ سے الفاظ کیا نکل رہے ہیں فرمایا' مثنوی میں مولانا روم نے لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ ایک دفعہ جنگل میں سے گذر رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک گڈریا بیٹھا ہے اور وہ اپنی گدڑی میں سے جوئیں نکالتا جاتا تھا- اور کہتا جاتا تھا- کہ یا اللہ اگر تو مجھے مل جائے تو میں اپنی بکریوں کا تازہ تازہ دودھ تجھے پلاؤں اے اللہ اگر تو مجھے مل جائے تو میرے تیرے پیر دباؤں- تجھے کانٹے چبھ جائیں تو میں تیرے کانٹے نکالوں- تجھے جوئیں پڑ جائیں تو تیرے کپڑوں میں سے جوئیں نکالوں- اور حضرت موسیٰؑ نے جب یہ سنا تو اسے سوٹا مارا اور کہا احمق خدا کی ہتک کرتا ہے- کیا اللہ بھی بھوکا اور پیاسا ہو سکتا ہے وہ تو رازق ہے سارے جہان کو روزی دیتا ہے- لیکن اگر اسے بھوک بھی لگے تو کیا وہ تیری بکریوں کا دودھ ہی پئے گا- اور وہ تو طاقت ور خدا ہے مگر تیرے نزدیک وہ ننگے پاؤں پھر رہا ہے اور اسے جوتی تک نصیب نہیں- اور کانٹے اس کے پاؤں میں چبھ جاتے ہیں- پھر تو یہ سمجھتا ہے کہ تیری طرح اس نے سڑی ہوئی گدڑی پہنی ہے اور اس میں جوئیں پڑی ہوئی ہیں وہ بیچارہ تو جوش محبت میں اس طرح پیار کی باتیں کر رہا تھا- کہ گویا خدا ایک معصوم بچہ ہے جو اس نے اپنی گود میں اٹھایا ہوا ہے- مگر جب اسے سوٹا پڑا تو دل پکڑ کر اور مایوس ہو کر بیٹھ گیا- اسی وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر الہام نازل کیا کہ اے موسیٰ تو نے آج ہمارے بندے کا دل بہت دکھایا- اے موسیٰ تو اپنے علم کے مطابق ہم سے محبت کرتا ہے اور وہ اپنے علم کے مطابق ہم سے محبت کا اظہار کر رہا تھا- تیرا کیا حق تھا کہ تو اس کی باتوں میں دخل دیتا- ہمیں تو اس کی یہی باتیں پیاری لگ رہی تھیں"-

دوسری مثال بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا:- "اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے ایک بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا کہ تو میرا اللہ ہے اور میں تیرا بندہ ہوں- مگر دعا کرتے کرتے اسے کچھ ایسا جوش آیا کہ وہ حالت بے اختیاری میں کہنے لگا اے اللہ میں تیرا رب ہوں اور تو میرا بندہ ہے- رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو اللہ کو اس کی یہ بات بڑی ہی پیاری معلوم ہوئی- کیونکہ جوش محبت میں اسے یہ ہوش ہی نہ رہا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے اور کیا کہہ رہا ہے-

(الفضل ۵- نومبر ۱۹۴۱ء)

وہی دعا مقبول ہے جو جذبہ اور تڑپ کے ساتھ کی جائے- اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"احمدیت چاہتی ہے کہ ہم ہر قسم کی قربانی کریں- آج کل جنگ کی وجہ سے جنگ عظیم دوئم (ناقل) چونکہ خطرہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اس لئے قربانیوں میں بھی پہلے سے بہت زیادہ حصہ لینے کی ضرورت ہے- مگر ہمارے پاس نہ فوجیں ہیں نہ توپیں ہیں نہ ہوائی جہاز ہیں نہ گولہ بارود ہے- ہمارے پاس صرف دعا کا ہتھیار ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سے بڑا ہتھیار اور کوئی نہیں بشرطیکہ دعا اخلاص کے ساتھ کی جائے- بشرطیکہ انسان کے دل میں تڑپ ہو- بشرطیکہ اسے یہ فہم ہو کہ احمدیت خطرے میں ہے' اگر یہ حالت ہو تو دعاؤں کی قبولیت بہت زیادہ یقینی ہو جاتی ہے- لیکن یونہی ہاتھ اٹھا لینا یا زبان سے چند الفاظ کہہ دینا دعا نہیں ہوتی- ایسی دعا انسان کے منہ پر ماری جاتی ہے-

(الفضل ۲۸- مارچ ۱۹۴۱ء)

دعا کے سلسلے میں بعض لوگوں کو یہ الجھن پیش آتی ہے کہ کیا سب دعائیں قبول ہوتی ہیں یا نہیں- اور یہ بھی کہ بہت ممکن ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اپنی لاعلمی یا کسی اور وجہ سے کسی ایسے امر کے لئے دعا کر رہا ہو جو اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ یا مفاد عامہ کے خلاف ہو تو کیا ایسی دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں- اگر ایسی دعا قبول نہیں ہوتی تو خدا تعالیٰ کے اس وعدے کیا مطلب ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں اسے قبول کروں گا ایسے سوالوں کے جواب میں حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"جب ایک شخص دعا کرنے کے لئے اللہ کے سامنے جاتا ہے اور وہ پوری طرح اپنا نفع اور نقصان سمجھ کر جاتا ہے تو ایسی حالت میں اگر وہ کوئی غلطی بھی کر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح قبول نہیں کرتا جس طرح وہ دعا مانگ رہا ہوتا ہے- بلکہ اس رنگ میں قبول کرتا ہے جس رنگ میں اس دعا کا قبول ہونا اس کے لئے بہتر ہوتا ہے- اس طرح گو بعض دفعہ اسے یہ خیال گذرتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی- مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کی دعا قبول ہو چکی ہوتی ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اس کے لئے وہ امر ظاہر کرتا ہے جو اس کے لئے مفید ہوتا ہے گو بظاہر وہ اس کی مراد کے خلاف ہی کیوں نظر نہ آئے- مثلاً ایک شخص کا بیٹا سخت بیمار ہے اور وہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ میرے بیٹے کو صحت دے- اب بظاہر دعا اسی رنگ میں پوری ہونی چاہئے کہ اس کا بیٹا تندرست ہو جائے- مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات ہوتی ہے کہ اگر اس کا بیٹا زندہ رہا تو بڑا ہو کر چور یا ڈاکو یا فسادی بنے گا- اور اس طرح اپنے باپ اور خاندان کی بدنامی کا موجب ہو گا- اس وقت جب وہ یہ دعا کر رہا ہو گا کہ یا اللہ میرے بیٹے کو صحت دے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دے گا کہ یہ میرا بندہ مجھے بڑا پیارا ہے- ہم نے اس کی دعا قبول کر لی ہے- جلدی جاؤ اور اس کے بیٹے کی روح قبض کر لو تا ایسا نہ ہو کہ بڑا ہو کر وہ خود بھی گناہ گار بنے اور اپنے خاندان کی بدنامی کا بھی موجب ہو- پس وہ دعا تو یہ کر رہا ہوتا ہے کہ میرا بیٹا بچ جائے- مگر چونکہ خدا یہ جانتا ہے کہ اگر یہ زندہ رہا تو بدنامی کا موجب ہو گا اس لئے وہ دعا کو اس رنگ میں قبول کر لیتا ہے کہ اسے وفات دے دیتا ہے اور اس طرح اسے بدنامی سے بچا لیتا ہے- دنیا سمجھتی ہے کہ اس کی دعا قبول نہیں ہوئی مگر واقعہ یہ ہوتا ہے کہ اس دعا قبول ہو چکی ہوتی ہے-

پس تم اس بات سے مت ڈرو کہ تمہارا مستقبل کیا ہے- مستقبل کا کام خدا سے تعلق رکھتا ہے- تمہارا کام ظاہر پر فیصلہ کرنا ہے........ پس دعائیں کرو اور اس شان سے کرو جس شان کا یہ فتنہ ہے (جنگ عظیم ثانی- ناقل) یہ نہیں کہ کسی وقت خیال آیا تو دعا کر لی- بلکہ اتنی توجہ اتنے درد سے دعائیں کرو کہ تمہاری نیندیں تم پر حرام ہو جائیں- تم بیٹھو تو اس وقت بھی- تم لیٹو تو اس وقت بھی- اٹھو تو اس وقت بھی- غرض ہر حرکت اور ہر سکون کے وقت دعائیں تمہاری زبان پر جاری رہیں- میرا تجربہ ہے کہ جب کسی دعا کی طرف میری اتنی توجہ ہو کہ جب میں سو کر اٹھوں تو اس وقت بھی وہ دعا میری زبان پر جاری ہو تو مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ دعا قبول ہو کر رہے گی- کیونکہ خدائی تصرف کے ماتحت وہ میری زبان پر جاری ہوتی ہے- جب میں سو جاتا ہوں تو وہ دعا برابر میرے قلب سے نکلتی رہتی ہے- اور جب میں اٹھتا ہوں تو وہ میری زبان پر جاری ہوتی ہے- اس وقت میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے- پس ایسی ہی دعائیں کرو- سوتے- جاگتے- چلتے- پھرتے- اٹھتے- بیٹھتے- غرض ہر حالت میں گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرو تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان فتنوں کو جلد سے جلد دور کر دے-

(الفضل ۱۵- نومبر ۱۹۴۱ء)

گوپی چند نارنگ

املاء نامہ

گوپی چند نارنگ کے املا نامہ میں سے ایک صفحہ

ذ' ز' ژ

گذشتہ' گزارش

فارسی مصادر گذشتن' گذاشتن' اور پذیرفتن کے جملہ مشتقات بقول ڈاکٹر عبدالستار صدیقی ذال سے لکھنے صحیح ہیں-

گذشتہ گذشتگان گذرگاہ درگذر
رہ گذر راہ گذار پذیرفتہ پذیرائی
سرگذشت واگذشت اثر پذیر دل پذیر

گزاردن (بہ معنی ادا کرنا' پیش کرنا) کے مشتقات کو زے سے لکھنا صحیح ہے' جیسے:

گزارش باج گزار خدمت گزار شکر گزار
نماز گزار عرضی گزار مال گزاری

گزرنا اور گزارنا اگرچہ گذشتن سے ہیں لیکن تہنید اور تارید کے عمل سے گزر کر اردو کے مصدر بن چکے ہیں' اس لئے ان کی تمام تصریفی شکلیں زے سے لکھی جانی چاہئیں' اسی طرح گزارا اور گزارنا بھی زے سے لکھنے مناسب ہیں-

اس سلسلے کے بعض متنازعہ فیہ الفاظ جن سے ڈاکٹر صدیقی نے اور دوسروں نے بحث کی ہے' یہ ہیں:

آزر: حضرت ابراہیم کے والد یا چچا کا نام ز سے ہے' جیسے: آزر بت تراش- اور آگ کے معنی میں یہ لفظ ذال سے ہے' جیسے: آذر کدہ' بہ معنی آتش کدہ- اور آذر فشاں- یہ آتش فشاں- نیز ذال ہی سے ایک رومی مہینے کا نام بھی ہے-

ذرہ: (کسی چیز کا بہت چھوٹا ٹکڑا)

ذرا: (تھوڑا' قلیل) اگرچہ ڈاکٹر صدیقی نے ز سے لکھنے پر زور دیا ہے' لیکن کمیٹی ان کی تائید نہیں کرتی-

ذات: (نفس' شخص' قوم' نژاد' ہندی جات)

زخار: (بحر زخار)

آزوقہ: (غذائے قلیل)

ازدحام: (اژدہام' اژدحام' ازدہام غلط ہے-)

○ ایسے واقفین (نو) بچے چاہئیں (کہ) جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو.... ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ——— عبدالمجید آڈیٹر جماعت کراچی

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ رشیدہ بیگم قضائے الٰہی سے مورخہ ۲- مئی ۱۹۹۵ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئی-

ساری زندگی میں موصوفہ نے مختلف امراض و حادثات کی وجہ سے بہت سخت تکلیفیں اٹھائیں- لیکن صبر و شکر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا- ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے وقت جو تباہی مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر آئی- اس میں دیگر عزیزوں رشتہ داروں کے ساتھ میری اہلیہ بھی ماخوذ ہوئی- کسی نہ کسی طرح بچ بچا کر بے سروسامانی کی حالت میں پاکستان پہنچی ۱۹۵۴ء میں خیبر میل کو جنگ شاہی کے قریب جو حادثہ پیش آیا تھا- جس میں پاکستان کے وزیر خارجہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بھی سفر کر رہے تھے- اس میں موصوفہ بھی اپنے تین بچوں کے ساتھ ملتان سے کراچی کے لئے سفر کر رہی تھی- خدا نے اس حادثہ میں بھی بچا لیا- ۱۹۵۰ء کی دہائی میں ایک لمبا عرصہ کھانسی بخار میں مبتلا رہی- معالج ڈاکٹر نے ٹی بی کا شبہ ظاہر کیا- مگر حقیقتاً یہ شبہ غلط ثابت ہوا- اور موصوفہ اللہ کے کرم سے صحت یاب ہو گئی- ۱۹۹۲ء میں باتھ روم میں گر کر کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی- جس سے بے حد تکلیف اٹھانی پڑی- بہت بڑا آپریشن ہوا- اور ٹوٹے ہوئے عضو کو تبدیل کیا گیا- ذیابیطس کی وجہ سے آپریشن کی کامیابی اور زخم کا مندمل ہونا بہت تشویش اور تکلیف کا باعث رہا- مگر اس قادر و کریم خدا نے معجزانہ طور پر شفا بخشی- حتیٰ کہ بغیر سہارا کے چلنے پھرنے کے قابل ہو گئی-

اگرچہ پڑھی لکھی نہ تھی- مگر ایمان و یقین میں بڑی پختہ تھی- شرک اور بدعت سے سخت بیزار تھی- اوائل جوانی میں ایک نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہو گئی تھی- ہر چند کہ بعض غیر از جماعت عزیز رشتہ دار خواتین نے تعویز گنڈا کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی- مگر موصوفہ نے ان کی اس تجویز کو بڑی سختی سے رد کر دیا- اور کہا- کہ میں مر بھی جاؤں تو بھی اس مشرکانہ فعل کو قبول نہ کروں گی- اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین محکم- حضرت بانی سلسلہ اور آئمہ جماعت کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتی تھی- ہر دکھ اور تکلیف اور بیماری کے وقت بار بار حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھنے کے لئے کہتی رہتی تھی-

موصوفہ کے زمانہ طفولیت میں لڑکیوں کی تعلیم کا نہ رواج تھا نہ انتظام- خصوصاً دیہاتی علاقوں میں- لہٰذا موصوفہ بھی ظاہری تعلیم سے محروم رہی- مگر خداداد ذہانت کی بدولت دینی اور دنیاوی معاملات میں خاصا درک رکھتی تھی- عزیزوں رشتہ داروں خصوصاً پڑوسیوں سے میل ملاقات اور حسن سلوک کی وجہ سے گذشتہ پچاس سال سے زائد عرصہ میں جہاں جہاں بھی رہی بڑی مقبول رہی- اور مدت دراز گذرنے کے باوجود آخر تک تعلقات استوار رہے- چنانچہ ان کی بیماری کے ایام میں بعض بزرگ کمزور اور لاغر خواتین باوجود خود اپنی معذوری کے عیادت کے لئے دور و نزدیک سے آتی رہیں- اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں بہترین جزائے خیر عطا فرمائے- آمین-

موصوفہ موصیہ تھی- وفات سے کچھ عرصہ پہلے مقبرہ بہشتی میں تدفین کے لئے بڑی بے قراری سے کہتی- کہ مجھے ربوہ پہنچا دینا- اس کی وفات امریکہ میں مقدر تھی- وہاں پہنچنے کے صرف اڑھائی ماہ بعد اچانک فوت ہو گئی- صحت بظاہر بہتر ہو چکی تھی- رات کو کھانا کھا کر باتیں کرتی رہی- صبح تین بجے اٹھ کر وضو کیا- رات کی عبادت کی- پھر فجر پڑھ کر لیٹ گئی- اوپر چادر اوڑھ لی- ایسی حالت میں اللہ کو پیاری ہو گئی- خداوند کریم نے اس کی مراد پوری کر دی- اس کے بیٹے عزیزان عبدالحلیم- عبدالحمید- عبدالرحمن- عبدالوحید اپنی امی کی میت لے کر پاکستان آئے- ۷- مئی ۹۵ء کو مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئی- محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا- اور تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے ہی کرائی- اس طرح میری اہلیہ کا انجام بخیر ہوا-

دعا کو کمال تک پہنچانے والا حقیقی خوشحالی پاتا ہے

جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے- اور اگر بالفرض اس کو وہ مطلب نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا- اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے- اور یقین بڑھتا ہے- لیکن جو شخص دعا کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے- جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

The Doomsday

When I hear the people talk
Of the day—that is Doomsday
It strikes a terror in my tiny heart
I wish that I could keep away
I wish that the angels would not see
They would not ask of me
They wouldn't take me to You
They wouldn't pull me through
Their chores of wrathful show
They would not know
That I am somewhere there
They could take care
Of a sinful man like me
'Tis a wish that cannot be
But when I think of You
As the Scriptures have put me through
I see Your mercy all around
Your wrath is nowhere found
Your mercy is more than wrath
You are my Light and You are my path
My Lord and God I pray
That on the Doomsday
I may be in the front-line
Where Your light would most shine
I would like the angels to see
That You are patting me
For the little tiny good—
The way I understood
I did, and You were glad
In your mercy I was clad
Let Doomsday be my day
Whate'er the people say
I'll not believe
For, they do not perceive
Your mercy is more than wrath
Your path is an easy path.

قیامت کا دن

جب میں لوگوں کو اس دن کے متعلق باتیں کرتا ہوا سنتا ہوں
جو قیامت کا دن ہے
تو میرے ننھے سے دل میں دہشت آجاتی ہے
میں چاہتا ہوں کہ اس سے پرے رہوں
میں چاہتا ہوں کہ فرشتے مجھے ہرگز نہ دیکھیں
اور وہ میرے متعلق پوچھیں بھی نہ
اور مجھے تیرے پاس نہ لے جائیں
وہ مجھے کھینچیں بھی نہیں
جو کام وہ وہاں اپنے غصے سے کرتے ہیں
انہیں اس بات کا پتہ نہ چلے
کہ میں وہیں کہیں موجود ہوں
انہیں ایک مجھ جیسے گناہ گار آدمی کا خیال نہ آئے
ایک خواہش ہے جو پوری نہیں ہو سکتی
لیکن اے میرے خدا
جب میں تیرے متعلق سوچتا ہوں
اور بالکل اس طریق پر سوچتا ہوں جو صحائف میں درج ہے
جس کا علم مجھے صحائف سے ملتا ہے
تو میں دیکھتا ہوں کہ ہر طرف تیرا رحم پھیلا ہوا ہے
مجھے تو تیرا غضب کہیں نظر نہیں آتا
مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ تیرا رحم تیرے غضب سے بہت زیادہ ہے
تو میری روشنی ہے
اور تو میرا راستہ ہے
میرے آقا اور میرے خدا
میں دعا کرتا ہوں
کہ قیامت کے دن میں سب سے اگلی قطاروں میں ہوں
جہاں تیری روشنی سب سے زیادہ چمک رہی ہو
میں چاہوں گا کہ فرشتے مجھے دیکھیں
کہ تو مجھے تھپکی دے رہا ہے
کوئی چھوٹی سے اچھائی جو میں نے کی ہو
جس طرح کہ میں اچھائیوں کو سمجھتا ہوں
اور اس اچھائی کرنے پر تو نے خوشی کا اظہار کیا تھا
میں تیرے رحم میں ڈھانپا گیا تھا
میں چاہتا ہوں کہ قیامت کا دن دراصل میرا دن ہو
لوگ جو چاہیں کہیں
میں ان کی باتیں نہیں مانوں گا
کیونکہ وہ اس بات کو سمجھتے ہی نہیں کہ تیرا رحم غضب سے بہت زیادہ ہے
تیری طرف جانے والا راستہ ایک نہایت آسان راستہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات۔ شخصیات

امریکی سینٹ میں کشمیر کے بارے میں قرارداد

امریکہ کی سینیٹ میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کو مقبوضہ کشمیر کے با اعتماد لوگوں کے ساتھ مل کر گفت و شنید کرنی چاہئے۔ تاکہ ساڑھے پانچ سالہ پاک و ہند مناقشہ ختم ہو اور مقبوضہ کشمیر کے لوگ امن و چین کی زندگی بسر کر سکیں کہا جاتا ہے کہ یہ قرارداد یقینی طور پر منظور ہو جائے گی کیونکہ عالمی برادری اب بیدار ہو رہی ہے اور چاہتی ہے کہ یہ جھگڑا جلد از جلد نبٹایا جائے۔ امریکہ کے سفیر نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کروائے جانے کو بھی ایک حد تک مفید بتایا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان نے ۱۹۷۲ء کے شملہ معاہدے کے مطابق کام کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اب یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ معاملہ صرف پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کا نہیں ہے بلکہ اس میں کشمیری عنصر بھی شامل کیا جانا چاہئے۔ اگر یہ قرارداد منظور ہو گئی تو امریکہ کسی نہ کسی طرح پاکستان اور ہندوستان کو اس بات پر مائل کرنے کی کوشش کرے گا کہ وہ گفتگو کریں اور اس گفتگو میں کشمیریوں کو بھی شامل کیا جائے۔

جاپان۔ چین کی امداد میں کمی

چین نے گذشتہ بدھ کے روز کہا کہ جاپان نے بیجنگ کی امداد میں جو کمی کی ہے وہ کمی اس وجہ سے کی گئی ہے کہ چین نے حال ہی میں ایک نیوکلیر دھماکہ کیا ہے جو دونوں ملکوں کے حالات کی بہتری پر اثر انداز ہو گا۔ وزارت خارجہ کے ایک نمائندے شن فوہانگ نے کہا کہ ہم اقتصادی امور کو کبھی سیاست کے ساتھ وابستہ نہیں کرتے۔ اقتصادی تعاون بالکل الگ بات ہے۔ کبھی اس کے ذریعے کوئی کسی پر دباؤ ڈالے تو ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ جاپان نے اب جو اقدام کیا ہے۔ وہ فہم سے بالا ہے اور اچھے تعلقات میں رخنہ اندازی ہے۔ شن نے کہا ہے کہ انہوں نے سیاسی امور کے سلسلے میں اقتصادی پیغام بھیجا ہے۔ گذشتہ سوموار کے روز جاپان نے کہا کہ وہ چین کی مدد اس لئے کم کر رہا ہے کہ اس نے ۱۵۔ مئی کو زیر زمین دھماکہ کیا تھا جس کی وجہ سے غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ جاپانی نمائندے نے کہا ہے کہ یہ دھماکہ چین کے لوک فور ٹسٹنگ گراونڈز میں کیا گیا اور یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ امداد کتنی کم کی جائے گی۔ اس کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اس وقت جو چین کو امداد دی جا رہی ہے۔ وہ ۷.۸ ارب ین یعنی ۹۱.۸ ملین امریکی ڈالر اور یہ گذشتہ سال میں دنیا بھر کے ملکوں کو دی جانے والی امداد کا صرف تین فی صد ہے۔ کہتے ہیں کہ جاپان کے لئے یہ پہلا موقعہ ہے کہ اپنی امداد کو سیاسی امور کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔

ہندوستانی حکومت کی تجویز

ہندوستان کی حکومت نے تجویز کیا ہے کہ ملک بھر کی مساجد کے قریباً تین لاکھ اماموں کو تنخواہیں یا پنشن دی جائے۔ لیکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے اس تجویز کی شدید مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ بات غیر اسلامی ہے اور شریعت کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ یہ بورڈ مسلمانوں کی مذہبی تنظیموں کا نمائندہ ہے اور اس کے لئے اراکین مختلف مذہبی تعلیمی اداروں سے لئے جاتے ہیں۔ ان سب نے اماموں کو تنخواہیں دینے کی مخالفت کی ہے۔ ایک اخبار میں گذشتہ جمعہ کے روز جو رپورٹ شائع ہوئی تھی اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ حکمران کانگریس پارٹی نے جو یہ چاہا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کی حمایت حاصل کرے تاکہ آئندہ لوک سبھا کے انتخابات میں اسے مدد مل سکے یہ اس کی خواہش پوری نہیں ہوئی۔ یاد رہے کہ وہاں آئندہ اپریل ۹۶ء میں انتخابات ہوں گے۔ اگر ان تین لاکھ اماموں کو تنخواہ یا پنشن دی جائے تو وفاقی حکومت کو تین ارب روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ اس سے پہلے شوسینا جو ایک عسکریت پسند ہندو تنظیم ہے نے بھی اس سکیم کی مخالفت کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر مسلمانوں اماموں کو تنخواہ یا پنشن دی جائے تو ہندوؤں کے مندروں اور برہمنوں کو بھی ایسی تنخواہیں ملنی چاہئیں۔ بال ٹھاکرے جو شیو سینا کا لیڈر ہے نے اس بات کی یقین دہانی چاہی ہے کہ حکومت کی یہ تجویز دائرہ عمل میں نہیں آسکے گی۔

آپ کا خط ملا

مکرم انور ندیم علوی ایڈووکیٹ نواب شاہ سندھ سے لکھتے ہیں۔

بخدمت محترم نسیم سیفی صاحب
مدیر الفضل

صبح آپ کو "یادرفتگان" میں محترم چودھری عبدالرزاق آف بھریا روڈ کا مضمون پوسٹ کیا۔ حیرت ہے کہ غالباً پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ مضمون پوسٹ کیا اور ساتھ چند سطور خط کی شکل میں نہ لکھی ہوں۔ آپ سے لکھنے لکھانے کی وجہ سے دیرینہ تعلق خاطر ہے۔ گھر آ کر آج ۲۸۔ مئی کا الفضل پڑھا۔ "میرا کالم" نظر سے گذرا۔ سارا ہی کالم پڑھ ڈالا آخری پیرا گراف پڑھ کر تحریک ہوئی کہ آپ کو خط لکھوں۔

سندھ میں الفضل تیسرے دن ملتا ہے۔ یعنی یکم جون کا اخبار عموماً ۳۔ جون کو ملے گا اور اس وقت ملتا ہے جب اکثر لوگ اپنے اپنے کاموں سے نکل چکے ہوتے ہیں اس لئے اپنی "باری" کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ البتہ جب مرکز (ربوہ) میں ہوتے ہیں تو "الفضل" کے لئے تین نسلوں (Generations) کی دوڑ لگی رہتی ہے۔

محترم والد صاحب ۸۸ سال کے ہیں مگر (عینک کے بغیر) الفضل کا مطالعہ ضرور کرتے ہیں۔ خاکسار تو انتظار میں ہوتا ہی ہے۔ بیٹا جو نویں کلاس کا طالب علم ہے سکول جانے سے پہلے پہلے کوشش کرتا ہے کہ الفضل دیکھ کر جا سکے۔ ایک مزیدار بات لکھتا چلوں۔ مڈل کے بعد خاکسار نے ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ میں داخلہ لیا۔ نواب شاہ میں میرا میڈیم (Medium) سندھی تھا۔ ربوہ آکر نویں کلاس میں ٹیسٹ ہوا تو اردو کے پرچے میں خاکسار اپنے سیکشن میں اول آیا۔ راز کی بات بتا دوں تیسری کلاس سے لے آٹھویں کلاس تک محترم والد صاحب مجھے الفضل پڑھ کر سنانے کو کہتے تھے اس وقت میں ہی سندھ میں ان کے پاس ہوتا تھا۔ بڑے بہن بھائی سب ربوہ تعلیم کے سلسلہ میں شفٹ ہو گئے تھے۔ جہاں کوئی لفظ سمجھ نہ آتا محترم والد صاحب سمجھا دیا کرتے تھے۔ اس لئے اردو کا معیار الفضل کی وجہ سے نسبتاً اچھا ہو گیا۔

الفضل کی ترقی کے لئے دعاگو ہوں۔ اگرچہ الفضل کے معیار کو دیکھ کر یہ ایک مشکل امر ہے کہ مختلف لوگوں کی زیادہ سے زیادہ تحریریں شامل کی جائیں کیونکہ ہر آدمی ادیب نہیں ہوتا اور نہ ہر آدمی کی تحریر اتنی پختہ ہوتی ہے کہ وہ الفضل کے معیار کو برقرار رکھ سکے پھر بھی ممکن حد تک زیادہ دوستوں کو الفضل کے صفحات میں لکھنا چاہئے لیکن "الفضل" کے معیار کی قیمت پر نہیں۔ مولا کریم سے دعا ہے کہ آپ کو صحت دے اور زیادہ خدمت کی توفیق بھی۔ بہت ساری پرخلوص دعاؤں کے ساتھ۔

بقیہ صفحہ ۳

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بہت جوشیلے آدمی تھے اور عموماً لوگوں کو برے کاموں سے سختی کے ساتھ روکتے اور نیکیوں کی طرف متوجہ کرتے رہتے تھے۔ ایک دن مطب میں بیٹھے ہوئے آپ نے میاں اللہ دین فلاسفر کو کسی بات پر روکا مگر فلاسفر صاحب نے مقابلہ کیا۔ جس پر ایک حاضر الوقت پہلوان نے اسے پکڑا اور مارا اور مولوی صاحب (وفات یافتہ) نے بھی اسے مارا۔ وہ بلند آواز سے شور مچاتا ہوا چیختا پکارتا باہر صحن میں سے گذرتا ہوا اس گلی میں سے گذرا جہاں حضرت صاحب کو اس کی آواز جا سکتی تھی۔ اس کی چیخ و پکار سن کر حضرت صاحب نے آدمی بھیجا اور دریافت کیا اور اسے کچھ نقدی اور کھانے کے واسطے بھیجا اور تشفی دی کہ اسے اذیت دینے والوں سے باز پرس کی جاوے گی۔ مولوی صاحب کی طرف بھی پیغام آیا اور کیفیت طلب کی گئی۔ مغرب کے واسطے جب حضرت صاحب تشریف لائے۔ تو چونکہ گرمی کا موسم تھا۔ بیت مبارک کی دوسری چھت پر جو اس وقت ہنوز وسیع نہیں ہوئی تھی حضرت صاحب ٹہل رہے تھے۔ اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا۔ آپ مولوی عبدالکریم صاحب سے خفا ہوئے فرمایا "خدا کا (-) جب تمہارے درمیان ہے تو تمہارے لئے کس طرح مناسب تھا کہ ایسی جرات کرتے۔" مولوی عبدالکریم صاحب (وفات یافتہ) بہت شرمندہ ہوئے اور رو پڑے اور معافی مانگی۔ تب حضرت صاحب شہ نشین پر بیٹھ گئے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور ساری جماعت نے دعا کی۔ اور کئی ایک طرف سے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ سب طرف رقت طاری ہوئی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے فلاسفر صاحب بلا کر ان سے معافی مانگی اور انہیں کچھ دے کر خوش کیا۔

(یہ تمام روایات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ پاکستان کی شائع کردہ شمائل (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے لی گئی ہیں یہ کتاب مکرم مشتاق احمد صاحب مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے ۱۹ فتح ۱۳۲۳ھش کو پہلی دفعہ شائع کی تھی۔ اور اس کے بعد ۱۲ احسان ۱۳۵۱ کو اللہ بخش صاحب شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اسے تیسری دفعہ شائع کروایا)

یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جاتے ہیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کیلئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ثناء اللہ شبلی صاحب اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم وحید احمد ناصر صاحب کارکن نظارت اشاعت کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن ۲۷-۶-۹۵ کو فضل عمر ہسپتال میں کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ملک محمد اعظم صاحب دارالعلوم ربوہ کی والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی جگر کی نالیاں بند ہو گئی ہیں۔ نیز شدید یرقان ہو گیا ہے۔ جگر اور پتے میں سوزش پیدا ہو گئی ہے۔ حالت قابل فکر ہے۔ احباب کرام سے موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ (وفات یافتہ) گوٹھ رانی پور سندھ پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر پڑیں۔ جس سے ٹانگ کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا ہے۔
نواب شاہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ شمسہ عالم صاحبہ زوجہ مکرم مشتاق احمد صاحب عاصم لاہور سے لکھتی ہیں۔
میرے سسر چوہدری نذیر احمد سندھو ولد چوہدری بدر دین صاحب قادیانی ۱۶-۱۷ اپریل ۹۵ء کی درمیانی شب قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۸۵ سال تھی۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں صدر حلقہ محترم جنرل ناصر صاحب نے جنازہ پڑھایا اور ماڈل ٹاؤن احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہوا ہے اور وہ میڈیکل یا انجینئرنگ وغیرہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں۔ بوقت داخلہ ان کو ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے ان کو چاہئے کہ وہ ابھی سے اپنا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ بنوالیں۔ کیونکہ بعد میں رش پڑجاتا ہے اور بڑی مشکل اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے پریشانی سے بچنے کے لئے ابھی ڈومیسائل سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے۔
ڈومیسائل سرٹیفکیٹ نہ صرف داخلہ کے وقت بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کی ضرورت رہتی ہے۔
امید ہے طلبہ جلد یہ سرٹیفکیٹ بنوالیں گے۔
(نظارت تعلیم)

امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مستحق طلبا کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں بشروط باآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔
شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔
عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(نگران امداد طلباء)

ضرورت اساتذہ

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو اپنے تعلیمی ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے (مرد) اساتذہ کی ضرورت ہے۔ متعلقہ مضامین کے ساتھ گریجوایشن / ماسٹر ڈگری حاصل کرنے والے احباب اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں (بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن - ربوہ) زیادہ سے زیادہ ۲۰-۷-۹۵ تک جمع کروادیں۔ ہر درخواست دہندہ اپنی اسناد کی نقول درخواست کے ساتھ ضرور جمع کروائے۔
مضامین -۱- انگلش ۲- اکنامکس ۳- ریاضی ۴- کیمسٹری-
انگلش میڈیم سکولز / کالجز میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے اور متعلقہ مضمون میں گریجوایشن / ماسٹر ڈگری کے ساتھ بی ایڈ / ایم ایڈ کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن - ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906
کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029
گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال
مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد
نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ
پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

بقیہ صفحہ ۱

دنیا کے لحاظ سے وہ گھر خالی تھا۔ حضرت اماں جان نے بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا۔ دیکھو بچو تمہیں دنیا کے لحاظ سے کچھ دکھائی نہیں دے گا مگر یہ گمان نہ کرنا کہ تمہارے باپ نے تمہارے لئے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا وہ دعاؤں کا ایسا خزانہ چھوڑ کے گیا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔ تمہیں بھی ملے گا تمہاری اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو ملتا چلا جائے گا۔ یہ لامتناہی خزانہ ہے جو کبھی کسی باپ نے ایسا خزانہ کم ہی چھوڑا ہو گا جیسا تمہارے باپ نے تمہارے لئے چھوڑا ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے اس بات کو بیان کیا۔ حضرت پھوپھی جان سے میں نے سنا۔ ان دونوں سے تو مجھے یاد ہے۔ اور ایسے وجد کی حالت میں وہ بیان کیا کرتے تھے کہ دیکھو کیسی عظیم بات تھی اور کتنی سچی بات تھی۔ اس سے بڑا حوصلہ، اس سے بڑا سہارا مل نہیں سکتا تھا مگر وہ نظر آنے والا خزانہ تو نہیں تھا۔ وہ دعاؤں کے رسوں میں بندھا ہوا ایک ایسے Crucible میں موجود تھا۔ نہ وہ Crucible نہ وہ برتن دکھائی دے رہا تھا نہ اس کے اندر کیا ہے وہ دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن ایمان کی دولت سے، ایمان کی آنکھ سے دکھائی دینے لگا تھا ان کو۔ جانتے تھے کہ یہ سچی بات ہے اور آج ہم نے دیکھا کہ یہ بات سچی نکلی، ہماری نسلیں بھی دیکھیں گی کہ یہ بات سچی نکلی لیکن اس خزانے کے مالک سے تعلق نہیں توڑنا جس نے یہ خزانہ عطا کیا ہے کیونکہ وہی اصل ضمانت ہے۔ وہ لوگ جن کی نظریں خزانوں پر ٹھہر جاتی ہیں اور خزانے دینے والوں سے تعلق توڑ لیتے ہیں پھر آئندہ ان کی نسلوں کی کوئی ضمانت نہیں ہوا کرتی۔ پس اپنی نسلوں پر رحم کریں جو آپ کی آنکھوں کے بند ہونے کے بعد بھی پھر اس دنیا میں کئی قسم کی ضرورتوں میں محتاج رہیں گی۔ کئی قسم کی مصیبتوں میں ان کو سہاروں کی ضرورت پڑے گی، ان نسلوں کی طرف توجہ کریں جو قیامت تک آپ کی نسلوں سے پیدا ہونے والی ہیں۔ اور پھر اس کل کی فکر کریں جو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنی مدت کے بعد آئے گا مگر ضرور آئے گا اور وہ ایسا کل ہے کہ اس کے سامان آج اگر ہم نے کر لئے تو ہوں گے، اس وقت سامانوں کا وقت گزر چکا ہو گا۔ پس کوشش سے بھی اور دعاؤں کے ذریعے بھی اللہ کی محبت کی بندھن میں اپنے آپ کو جکڑتے ہوئے، وہ دعاؤں کے بندھن تعمیر کریں جو نظر تو نہیں آتے۔ مگر دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو بھی وہ لپیٹ سکتے ہیں اور ان کے دائرے سے نکل کر باہر جانے کی کسی کو استطاعت نصیب نہیں ہو سکتی۔ ان رسوں سے جکڑ کر اپنی اولادوں کو سچے رستوں پر قائم کریں۔ یہی ان کی حفاظت کا بہترین سامان ہے جو آپ کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔
(از خطبہ ۲۰- جنوری ۱۹۹۵ء)

الفضل کی قیمت میں اضافہ

بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کاغذ کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے جہاں ملک بھر کے اخبارات اپنی قیمتوں میں کئی ماہ قبل اضافہ کر چکے تھے۔ ابھی تک الفضل نے اضافہ نہ کیا تھا۔ لیکن کاغذ کی قیمت میں کمی نہ آنے کے باعث اور دیگر مختلف اشیاء میں مہنگائی کے برقرار رہنے بلکہ اضافہ ہو جانے کی وجہ سے مجبوراً الفضل کی قیمت میں صرف پچاس پیسے فی شمارہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یکم جولائی سے الفضل کے نرخ درج ذیل ہونگے۔

○ فی شمارہ 2-50 روپے ○ سالانہ 750 روپے
○ ششماہی 375 روپے ○ سہ ماہی 186 روپے
○ خطبہ نمبر 150 روپے
○ ممالک بیرون سے 750 + ڈاک خرچ (اس کی تفصیل الگ دی جائے گی)
(مینیجر الفضل - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- جولائی-1995ء
موسم خوشگوار ہو گیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت سندھ نے کراچی کے چھ اخبارات بند کر دئے ہیں جن میں پانچ شام کے اخبار ہیں اور ایک صبح کا اخبار ہے- یہ پابندی دو ماہ کے لئے لگائی گئی ہے- اس سلسلے میں بی- بی- سی نے تبصرہ کیا ہے کہ فوجی حکومتوں نے بھی ایسا اقدام نہیں کیا تھا- اتنی بڑی تعداد میں اخبارات پر پابندی لگانے کا یہ پہلا موقعہ ہے- بی- بی- سی- نے مزید بتایا کہ سینئر صحافیوں کے خیال میں حکام اپنی ناکامی کے بعد حالات بگاڑنے کا الزام اخبارات کے سر ڈالنا چاہتے ہیں-

○ اپوزیشن لیڈر محمد نواز شریف نے کراچی کو علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ مسترد کر دیا- انہوں نے کہا کہ ہم کراچی کے عوام کے ساتھ ہیں کسی ایک گروہ یا طبقے کے ساتھ نہیں- کسی نے پاکستان سے ہٹ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا تو قطعاً ساتھ نہیں دیں گے- انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی سلامتی کے خلاف بڑھنے والا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا-

○ ایم- کیو- ایم کے اسیر سینیٹر زاہد اختر نے حکومت کی حمایت کا اعلان کیا ہے- اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے بے نظیر اور ان کے اہل خانہ کو ہلاک کرنے کے منصوبے کا انکشاف کیا- انہوں نے کہا کہ الطاف بھی دہشت گردی میں ملوث ہے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ کچھ دنوں سے حکومت کی تبدیلی اسمبلی ٹوٹنے یا توڑنے کی افواہیں بالکل غلط ہیں- اور پنجاب اسمبلی ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا-

○ ایم کیو ایم کی اپیل پر کراچی میں جمعہ کے روز ۵ میں سے ۴ اضلاع میں کاروبار زندگی معطل رہا سارا دن شہر میں سناٹا چھایا رہا- دن بھر گولیاں چلتی رہیں- اور پندرہ افراد جاں بحق ہو گئے- اسی طرح حیدر آباد میں بھی سارا دن فائرنگ ہوتی رہی- اور مشیر اعلیٰ سندھ کے گھر پر بھی حملہ کیا گیا- سکھر میں جزوی ہڑتال رہی-

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے خلاف مہم تیز کرنے کی ہدایت کر دی ہے- انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کے خلاف مہم نے ان کے حوصلے پست کر دئے ہیں اور کارروائی کے مطلوبہ نتائج جلد برآمد ہوں گے-

وزیر اعظم نے وزیر اعلیٰ سندھ کو امن و امان قائم کرنے کے لئے قومی رضاکار سکیم شروع کرنے کی ہدایت کی ہے-

○ ۷۹ سالہ معروف سیاسی رہنما ممتاز دولتانہ حرکت قلب بند ہو جانے سے جمعہ کی صبح انتقال کر گئے- انہوں نے سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۴۱ء سے کیا ۱۹۴۳ء میں پنجاب اسمبلی کے رکن بنے- ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۳ء تک پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے- انہوں نے ۱۹۷۸ء میں عملی سیاست چھوڑ دی-

○ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین کو پاکستان کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے- برطانوی حکومت کا موقف ہے کہ چونکہ ایم کیو ایم کے رہنما کی سیاسی پناہ کی درخواست زیر غور ہے اس لئے اس کے فیصلے تک انہیں پاکستان یا کسی تحقیقاتی ادارے کے حوالے نہیں کیا جا سکتا-

○ امریکہ نے پاکستان کی اس وضاحت کو تسلیم کر لیا ہے کہ پاکستان نے چین سے ایسے میزائل نہیں لئے جو ممنوعہ فہرست میں شامل ہیں- اس لئے امریکہ کی طرف سے پاکستان پر اس سلسلے میں عائد پابندیاں اٹھا لی جائیں گی- امید ہے یہ پابندیاں اگست میں ختم کر دی جائیں گی-

○ مسلم لیگ (ن) کے نمائندہ نے کہا ہے کہ اگر حکومت کراچی کے مسئلہ پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے پر راضی ہو جائے تو قومی کانفرنس منسوخ کی جا سکتی ہے-

○ کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کے صدر اور سیکرٹری جنرل نے کراچی کے اخبارات بند کرنے کی سخت مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اخبارات کے خلاف یہ اقدام بلا تاخیر واپس لے- انہوں نے کہا کہ اقدام آزادی صحافت پر کھلا حملہ ہے-

○ ترجمان حکومت سندھ نے کہا ہے کہ شام کے اخبارات خوف و ہراس پھیلا رہے تھے- اس لئے ان کے خلاف یہ اقدام کرنا پڑا- انہوں نے مزید کہا کہ الطاف حسین کے وارنٹ گرفتاری کے باوجود ہم مذاکرات کے لئے تیار ہیں-

○ جمعہ کے روز اچانک شام کے وقت لاہور سیالکوٹ اور دیگر علاقوں میں آندھی اور بارش کی وجہ سے موسم بدل گیا ہے اور درجہ حرارت میں خاصی کمی ہو گئی ہے-

○ امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ارکان کانگریس پاکستان کے ساتھ محدود فوجی تعاون پر تیار ہیں- انہوں نے کہا کہ وہ خود بھی ایف ۱۶ طیاروں کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں-

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے گرینڈ اپریشن کیا جس کے نتیجہ میں بارہ مجاہدین سمیت اکیس کشمیری شہید ہو گئے جبکہ مجاہدین نے بھی ۱۹ بھارتی فوجی ہلاک کر دئے-

○ پنجاب اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر مسلم لیگ (ن) کے رہنما شہباز شریف کی گرفتاری کے لئے انٹرپول کو نوٹس مل گیا ہے- کارروائی کے لئے کیس کی تفصیلات کا انتظار ہے- یاد رہے شہباز شریف ایف آئی- اے کو بینک فراڈ کیس میں مطلوب ہیں-

○ امریکی صدر کلنٹن نے ڈاکٹر تھامس ڈبلیو سمنز کو پاکستان میں امریکہ کا سفیر نامزد کیا ہے وہ جان سی مونجو کی جگہ لیں گے-

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کے بغیر پیپلز پارٹی سے تعاون ممکن ہے- اور حکومت بھی بن سکتی ہے- انہوں نے کہا کہ حکمران جماعت اور اپوزیشن کے ارکان مل کر تبدیلی لا سکتے ہیں- اور اگر صدر لغاری چاہیں تو وہ بھی اپنے اختیارات استعمال کر سکتے ہیں-

○ عالمی بینک کے مطالبہ پر حکومت نے بجلی مزید مہنگی کرنے کا فیصلہ کیا ہے- اضافہ کی شرح جو پہلے ۱۲ فی صد تھی اب ۱۵ فی صد کر دی جائے گی-

ٹرپل جارجٹ کے برقعے
شارٹ سلک
نیز ہر قسم کے جاپانی سوٹ. بازار سے انتہائی کم ریٹ پر دستیاب-
رابطہ اکبر احمد
32/4 دار الصدر شمالی- فون نمبر 686.
حلقہ قمرز دکوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD.
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel: 6310449 ,6366588 ,6367099

بواسیر کی ادویات

	قیمت	
PILES COURSE	55/-	☆ بواسیر خونی وبادی کے لئے. بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے
ANUS ITCH CURE	20/-	☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے
CONSTIPATION CURE	20/-	☆ پرانی قبض' پاخانہ سخت اور دقت سے آئے
FISSURE CURE	20/-	☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے
FISTULA CURE	20/-	☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے
HEMORRHAGE CURE	20/-	☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے
HEMORRHOIDS CURE	20/-	☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مَسّوں کیلئے
PROLAPSUS CURE	20/-	☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا
PILES OINTMENT	8/-	☆ مقعد کی درد' جلن' سوزش' خارش اور بواسیری مَسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا- جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-

کیوریٹو انٹرنیشنل- ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

پتہ

حبوب مفید اطہرا	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)	تریاقِ معدہ	روشن کاجل	سُرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
-/۲۵ ، -/۷۵	-/۱۵۰	-/۱۵ ، -/۲۵	-/۶	-/۱۰	فون 21434-04524